نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیصہ — نسبت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۳۰ — جلد ۷ — لودیانہ ۲۴ جولائی ۱۸۷۹ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

غزل

تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل تعام روڑکی

در عیسیٰ تک جو ہو دسترس رہے پھر بھلا کہو کیا ہوس۔
ہو نصیب جنکو یہہ پارس رہے پھر بھلا کہو کیا ہوس
جو کہ عاشق اُسکے ہیں خوش نفس یہہ سمجھے ای دل بوالہوس۔
اُنہیں کافی اُسکا ہی ہے درس رہے پھر بھلا کہو کیا ہوس
جنہیں یاد اپنا ہی اصلی گھر نہیں کچھ طمع اُنہیں سیم و زر۔
وہ سمجھتے اُسکو ہیں خار و خس رہے پھر بھلا کہو کیا ہوس
ہے جو یار ہمدم و باوفا ہے اُسی پہ اپنا یہہ دل فدا۔
ملے ہمکو جب وہ ای ہم نفس رہے پھر بھلا کہو کیا ہوس
جو مسیح مُنجئے عام ہے بس اُسیکا بندہ غلام ہے۔
ملے اُسکے ذریعہ روح القدس رہے پھر بھلا کہو کیا ہوس
وہی ہے بشر وہی ہے خدا انہیں اپنے بندوں سے وہ جُدا۔
ہے نجات ابدی اُسیکے بس رہے پھر بھلا کہو کیا ہوس
نہ تو اِس جہان میں ہے کچھ خطر نہ ہو عاقبت میں بھی گل ضرر۔
ہو مسیح جبکہ وہ دادرس رہے پھر بھلا کہو کیا ہوس

دیگر

عمر گذری یہہ یونہیں مُفت میں ساری افسوس۔
دل سے دم بھر نہ کری یاد بھی باری افسوس
مبتلا عشق بتاں ہی میں رہے حیف ہنوز۔
کی مسیحا سے وہے ہائے نہ یاری افسوس
غلبہ پیری سے ہوا گو نشہ طاقت کا اوتار۔
مئے خودی کی وہے اُتری نہ خماری افسوس
پُر خطر ہے یہہ سفر ملک عدم کا یارو۔
جان اس راہ میں لاکھوں گئیں ماری افسوس
بارشِ فضل و کرم بن کبھو گل عیسیٰ کے۔
کاشت دل کی نہ ہو سیراب یہہ کیاری افسوس

نور افشاں

اہل عملہ سے انگریزی بولنے کو شوق تسانی کا ذریعہ سمجھنا غلط ہے

افسوس کی بات ہے کہ اِس اُنیسویں صدی میں بھی بعض انگریزی دان ایسے نظر آتے ہیں جنکا دل تعصب یا غلط فہمی سے ابھی بالکل صاف نہیں ہوا۔ وہ خود دل کے صیقل کرنیوالی انگریزی تعلیم کو جسکے طفیل قریبًا ہر ملک کے لوگ طرح طرحکے عقلی و نقلی فواید حاصل کر چکے اور کر رہے ہیں بیکار اور عاطل ٹھہرانے میں کوشش کرتے ہیں۔ اگر اِس قسم کی تقریر کسی غیر زبان دان سے سرزد ہوتی تو چنداں قابل مواخذہ نہ تھی مگر چونکہ ایک صاحب انگریزی دان غالبًا ایک ملے عہدہ دارنے

سول اینڈ ملیٹری جیسے نامور اخبار میں اس مضمون پر اپنے خیالات مندرج فرمائے ہیں تو اسواسطے لازم ہوا کہ واسطے فائدہ عام کے اُسکی غلطی کا ضرور اظہار کیا جاوے +

اُسکا قول ہے کہ انگریز افسروں کا اپنے انگریزی دان دیسی ماتحتوں سے برسر اجلاس انگریزی میں گفتگو کرنا گویا اُنکو رشوت ستانی کے لئے خود ایک عمدہ موقعہ دینا ہے مگر اندک غور سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر رشوت ستانی صرف زبان دانی پر منحصر ہے تو اردو دان آدمی سب سے بڑھکر اس جرم کا مرتکب ہو سکتا ہے کیونکہ انگریز لوگ اردو میں خواہ کتنی ہی استعداد حاصل کر لیویں تاہم اس زبان کی باریکیوں کو بمقابلہ اپنی اصلی زبان یعنے انگریزی کے ہرگز نہیں پہونچ سکتے اور فریق مقدمہ کی زبان اکثر اردو ہوتی ہے پس اگر گفتگو سے اُنکے دھوکہ کھانیکا خوف ہے تو وہ گفتگو صرف اردو دان عملہ کی ہے نہ کہ انگریزی دان کی۔ پھر اگر کہا جاوے کہ حاکم کے اپنے محکوم مثلاً انگریزیدان سرشتہ دار یا سپرنٹنڈنٹ ضلع سے برسر اجلاس انگریزی میں گفتگو کرنے سے اہل مقدمہ کے دلپر یہہ اثر پیدا ہو سکتا ہے کہ اُسکی رائے صاحب کو پسند ہے اور اسیواسطے وہ ہمارے مقدمہ کے بگاڑنے یا سنوارنے میں دست درازی کر سکتا ہے تو یہہ بھی غلط ہے کیونکہ ایسے اعتبار کا پیدا ہونا صرف حاکم کی کسی خاص دوستی یا ملاقات کا نتیجہ کہا جا سکتا ہے نہ کہ انگریزی بول چال کا کیونکہ جب حاکم بے ریا منصف مزاج اور سفارش کے نہ ماننے والا مشہور ہے تو اُسکے سرشتہ دار پر خواہ وہ انگریزی میں گفتگو کرے خواہ اردو میں رشوت ستانی کا شبہ کسیطرحکا عاید نہیں ہو سکتا۔ یہہ تو ظاہر ہے کہ مجسٹریٹ جسکا خیال اپنے ہزار ہا متعلقہ کاموں میں برابر بٹا ہوا ہے ہر ایک کام کی کیفیت پورے طور پر یاد نہیں رکھ سکتا اور محتاج ہے کہ اُسکے عملہ کے مختلف صیغوں کے محرر اپنے اپنے موقعہ پر اصلیت معاملہ کے سمجھانے میں امداد دیں سو اگر وہ انگریز حاکم ہے تو انگریزی میں سمجھانا اُسکے لئے اور فایدہ میں داخل ہوگا اور اسی سے قیاس کرنا چاہئے کہ اگر سارا عملہ انگریزی دان ہو اور سب کارروائی انگریزی میں ہو تو انگریز مجسٹریٹ کے لئے کیسا سہولت کا باعث ہوگا +

ہمارے معزز کار سپانڈنٹ صاحب کو خوب معلوم ہے کہ اکثر حکام دن تہوار پر اپنے عملہ وغیرہ سے برابر ڈالی لیتے ہیں اور اس سے منشا اُنکا دیسیوں کے ساتھ رابطہ اتحاد اور ملاپ کا قایم کرنا ہے پس تعجب کی بات ہے کہ ڈالی لینے میں تو چنداں اشتباہ نہ سمجھا جاوے اور انگریزی میں گفتگو کرنیکو جس میں سوا سہولت کار خاص رابطہ اخلاص کی زیادتی ہے ذریعہ رشوت ستانی قرار دیا جاوے +

پلیڈر لوگ اکثر ہندوستانی اور انگریزی دونوں زبان میں پلیڈ کر سکتے ہیں مگر جس مقدمہ میں ہر دو جانب سے انگریزی میں تقریر ہوتی ہے تو انگریز مجسٹریٹ کو مقدمہ کے سوچنے سمجھنے میں بہت کم دقت ہوتی ہے اور ہمنے بعض مجسٹریٹوں کو ایسی حالتوں میں برابر پلیڈروں کا شکریہ ادا کرتے اور نیز اپنے فیصلوں میں اُنکی تعریف لکھتے دیکھا اور طرفہ یہہ کہ اہل مقدمہ کو بخلاف اغراض پیش کردہ کار سپانڈنٹ مذکور انگریزی تقریر پر زیادہ اطمینان رکھتے دیکھا گیا ہے پس حکام کا اپنے دیسی عملہ سے انگریزی میں گفتگو کرنا کسطرح ناجایز نہیں سمجھا جا سکتا البتہ فیصلہ یا حکم لکھتے وقت اگر سرشتہ دار یا کسی اور محرر کا رایا لیا جاوے تو وہ سراسر معیوب اور ناجایز ہے اور عجیب نہیں کہ بعض آرام طلب جج اپنے جسم اور دماغ کو تکلیف سے بچانے کیواسطے ایسا کرتے ہوں اور ایسا کرنے میں اپنی پیشی کے محرر کو اہل مقدمہ کے نزدیک بدظن ٹھہراتے ہوں مگر ایسے جج کسی نوع عدالت کے قابل نہیں سمجھے جاتے اور نہ اُنکی کارروائی سے انگریزی بول چال پر حرف آسکتا ہے یہہ ایک مسلم امر ہے کہ انگریزی علم حکام وقت کی زبان ہونے کے علاوہ فی زمانا شہد کے چھتے کی مانند ہے جسکو قسم قسم کے دانا اور بزرگ آدمیوں نے ہر زبان کے پھولوں سے عمدہ باتوں کو اخذ کرکے بنایا ہے چنانچہ ہر قسم کے ہنر و فن یا اصول صنعت و تجارت و حکمت کے لئے معقول اصطلاحات کا باسانی دستیاب ہونا باستثنا بعض مردہ زبانوں کے غیر انگریزی زبانوں میں محال ہے پس اسکی تعلیم پھیلانے میں کوشش کرنا اور حتی الامکان حاکم اور محکوم کے درمیان اسکا رواج پانا نہایت مناسب ہے اور اگر خدانخواستہ حکام بھی دیسیوں کے ساتھ اس زبان میں گفتگو کرنے سے پرہیز کرینگے تو دیسی جو اکثر اُنکے ہی لحاظ سے اُسکی تعلیم سے نفرت کرتے ہیں آئندہ کب اُسکی پروا کرینگے +

کابل

—— ہفتہ حال کی تار برقیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری سفارت ۲۴ جولائی کو کابل میں پہونچ گئی۔ امیر محمد یعقوبخان نے ہماری سفارت کی راستہ میں نہایت تواضع و تکریم کی۔ اور تمام لوازمات مہمانداری کے جابجا مہیا کر دئے تھے جس سے سفارت کو راستہ میں کسیطرحکی تکلیف نہیں ہوئی +

یہہ ہماری سرکار کا اقبال ہے کہ آج وہی سفارت جسکو امیر شیر علیخان نے علی مسجد پر روکا تھا اب کابل میں عزت کے ساتھ داخل ہو گئی اور وہی سردار جو ہماری سرکار کے بدخواہ تھے آج خیرخواہ نظر آتے ہیں ہمارے ناظرین اخبار اندازہ کر سکتے ہیں کہ امیر شیر علیخان دانا تھا یا امیر محمد یعقوبخان دانشمند ہے +



تقیہ محمدیوں کے اِس دعویٰ کی تحقیق کہ عیسائی اور یہودیوں کی کتابیں تحریف اور تبدیل ہوئی ہیں کہ نہیں

۵۔ جب ہندو محمدی اور سکھ اپنی کتاب کو خراب نہیں کرتے بلکہ برعکس اسکے اُنکو بڑی حفاظت سے رکھتے ہیں اور عزت سے پڑھتے ہیں تو یہہ کیا بات ہے کہ عیسائی جو علم و ہنر میں اُنسے کم نہیں اپنی کتاب کو خراب کریں صاف ظاہر ہے کہ عیسائی لوگ جو بہت ملکوں میں ہیں اپنی مقدس کتاب کو پیار کرتے ہیں اور سب مذہب والوں کی مانند اپنی کتاب کی بڑی حفاظت کرتے ہیں پس جب کوئی شخص اپنی کتاب کو تحریف نہیں کرتا تو یہہ تہمت بیدلیل ہمپر لگانا علم و دانش سے بعید ہے:

۶۔ ایک اور قوی دلیل اسبات پر کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی کتابیں (محرف) نہیں ہوئیں یہہ ہے کہ جب عیسیٰ مسیح دنیا میں تھا یہودی لوگ اُس سے اور اُسکی تعلیم سے نہایت دشمنی کرتے تھے اور اُسوقت سے لیکر آجتک باوجودیکہ یہودی تمام ملکوں میں تتر بتر ہو گئے ہیں عیسائیوں کے ساتھ میل و محبت نہیں کرتے ہیں اور اُن کے دین سے بڑی ضد اور دشمنی رکھتے ہیں لیکن دونوں اور اور مذہبوں کی کتابوں کو بڑی عزت دیتے ہیں ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ اُنہوں نے عیسائیوں کے ساتھ ملکر کبھی اپنی کتابوں کو نہیں بدلا ہوگا اور نہ عیسائیوں کو اجازت دی ہوگی کہ وہ اُن کی کتابوں کو بدل دیویں جو کوئی یہودیوں اور عیسائیوں کی کتابوں کو پڑھیگا وہ خوب دریافت کریگا کہ جس طرح روپیہ اپنے سانچے کے مطابق اور برابر ہوتا ہے اسی طرح انجیل اگلی مقدس کتابوں کے ساتھ برابر مطابق ہے اگر کوئی روپیہ کو کاٹ کر پھر سانچے میں ڈالے تو سب کو معلوم ہوگا کہ وہ کاٹا گیا اسی طرح اگر عیسائی اپنی انجیل کو کچھ بھی تغیر کرتے تو اگلی کتابوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے فوراً معلوم ہو جاتا کہ اُنہوں نے کتنا اور کہاں تغیر کیا ہے مسیح ناصرہ شہر کے عبادتخانے میں گیا اور کھڑا ہو کر کتاب سنانے لگا اُنہوں نے (یسعیاہ) نبی کی کتاب اسکے ہاتھ میں دی اُسنے اُس کو کھول کے یہہ بات سنائی جو لوقا کی انجیل ۴ باب ۱۶ سے ۲۲ تک لکھی ہے (یسعیاہ) کی کتاب کا ۶۱ باب کی اور ۲ آیت کو لوقا کی انجیل کے باب مسطورہ کی آیت مذکورہ کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھ لو پھر بہت جگہہ میں مثلاً توریت کی ۵ کتاب ۱۸ باب زبور ۲ و ۱۶ و ۴۰ و ۲۲ و ۱۱۰۔ یسعیاہ کا ۷ و ۹ و ۲۲ و ۴۲ و ۵۳ و ۶۱ باب اور دانیل کا ۹ باب ذکریاہ کا ۱۲ باب ہیکل کے ۵ باب میں مسیح کی پیشگوئیاں لکھی ہیں اور جو باتیں انجیل میں لکھی ہیں اور محمدی اُنکو رد کرتے ہیں وہ یہہ ہیں یعنے مسیح کی الوہیت اور اُسکا مجسم ہونا اور ذلیل ہونا اور مارا جانا اور کفارہ ہونا اور اُس کا جی اُٹھنا وغیرہ یہہ سب باتیں پُرانی مقدس کتابوں کے اُنہیں مقاموں میں ہیں جن کا ذکر ابھی کیا ہے جو حق طلب ہیں اُنکو پڑھیں اور دریافت کریں لیکن یہہ بات بھی ظاہر ہو کہ اگر یہودی لوگ ایسے بے ایمان ہوتے کہ اپنی کتابوں کو بگاڑنے میں دریغ نہ کرتے تو اُنمیں مسیح کی تعریف کبھی نہ رکھتے اور نہ عیسائیوں کو درج کرنے دیتے اگر کوئی ہوش اور غور سے اُن کتابوں کو پڑھیگا اور انجیل کے ساتھ مقابلہ کریگا تو وہ دیکھیگا کہ وہ سب کتابیں انجیل میں پوری ہوئی ہیں عیسائیوں کو کبھی اتنی فرصت بھی نہیں ہوئی کہ یہودیوں کی کتابیں تحریف کرتے اور اگر اپنی انجیل کو تبدیل کرتے تو اُن کتابوں کے ساتھ انجیل نہ ملتی اور جب یہہ کتابیں اور انجیل خوب ملتی ہیں تو اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک اُنمیں سے تبدیل نہیں ہوئی +

۷۔ یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ انجیل محمد کے بعد تبدیل نہیں ہوئی اِسلئے کہ اُس زمانے میں بلکہ اُس سے پیشتر بھی عیسائی لوگ بہت ملکوں میں رہتے تھے اور اُن کے پاس مقدس کتابیں موجود تھیں اور وے اُنکو اپنے گھروں میں اور عبادت خانوں میں پڑھتے تھے کیونکہ عیسیٰ کے پیچھے انجیل کی تعلیم جلدی پھیل گئی تھی شام روم مصر اسپین فرانس یعنی انگلستان وغیرہ ملکوں میں صدہا کتابیں موجود تھیں اور یہہ بڑی مشکل بات ہے کہ اِن سب ملکوں کے رہنیوالے اپنی کتابوں کو ایک موافق بدل ڈالیں اگر ایک شہر کے لوگ ایسی بیوقوفی اور بے ایمانی کرتے تو سارے لوگ کس طرح اُنسے اتفاق کرتے اور اگر ایک ملک کے لوگ ایسا کرتے تو سارے ملکوں کے عیسائی کس طرح اُنسے متفق ہو گئے مثلاً اگر دہلی کے محمدی جو اکثر عیسائی پادریوں کے ساتھ مباحثہ کرتے ہیں یہہ چاہیں کہ ہم اُن آیتوں کو کاٹ ڈالیں جن پر پادری اعتراض کرتے ہیں تو ہندوستان دکھن بنگالہ بمبئی اور پنجاب کے مسلمان کسطرح کاٹ ڈالینگے اور اگر یہہ سب بھی ایسی بیوقوفی اور بے ایمانی کریں تو کیا سارے افغانستان روم شام ترکستان اور مصر وغیرہ ملکوں میں سب ایسے بے ایمان ہو جاوینگے کہ اِس بے ایمانی پر متفق ہو جاویں اور ایک بھی ایسا ایماندار نرہے کہ اِس برائی کو ظاہر کرے یہہ بات بالکل ناممکن ہے تو اسی طرح سے یہہ بھی ناممکن ہے کہ وے عیسائی جو محمد کیوقت میں مختلف ملکوں میں تھے اپنی کتابوں کو بدلڈالتے +

باقی آیندہ

منقولات

بقیہ پطرس کا گرنا اور توبہ کرنا

اور اُسکے نوکروں سے دوستی کی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب اُنہوں نے دالان کے بیچ میں آگ جلائی اور ملکر بیٹھے تھے پطرس اُن کے بیچ میں بیٹھا۔ پس وہ کس مقصد سے وہاں گیا۔ اُسکے دو مقصد تھے۔ اوّلاً یہہ کہ وہ مسیح کے مقدمہ کی کیفیت دریافت کرنی چاہتا تھا۔ اور دوسرے یہہ کہ کوئی اِس بات کو نہ جانے کہ میں مسیح کا شاگرد ہوں یا کہ میں اُس سے کسیطرح کی رفاقت رکھتا ہوں لیکن یہہ بالکل نامناسب تھا کیونکہ ایسا کرنے سے اُسنے اپنے تئیں امتحان میں ڈالدیا کہ اُسنے یہہ گواہی نہ دی کہ عیسیٰ بیگناہ تھا بلکہ وہ مسیح کے دشمنوں کے ساتھ ملگیا اور اِسلئے اُسنے قصداً مسیح کا اقرار نہیں کیا۔ پس سوچنا چاہئے کہ غیر لوگوں اور بدذاتوں کے ساتھ رفاقت کرنی بڑی نامناسب بات ہے بلکہ بعضے وقت تو اِس سے بڑا نقصان ہوتا ہے چاہئے کہ اِس کام سے باز آؤ تا نہ ہو کہ وہ تمہارے لئے ٹھوکر کا باعث ہو اور تمہارا اور مسیح کے نام پر بدنامی آوے۔ دیکھو غیر لوگوں سے ملنے کے باعث پطرس میں کیا تاثیر لگی اور اُسنے کیسی ٹھوکر کھائی۔ مبارک وہ آدمی ہے جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ پر کھڑا نہیں ہوتا اور ٹھٹھہ کرنے والوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا (زبور ۱-۱) اور سلیمان کہتا ہے کہ اے میرے بیٹے اگر گنہگار لوگ تجھے پھسلاویں تو مت مان (امثال ۱-۱۰) اور پھر یہہ لکھا ہے کہ تم بے ایمانوں کے ساتھ نالایق جوئے میں مت جوتے جاؤ کہ راستی اور ناراستی میں کونسا ساجھا ہے اور روشنی کو تاریکی سے کونسا میل ہے۔ اور مسیح کو بلیعال کے ساتھ کونسی موافقت ہے۔ ایماندار کا بے ایمان کے ساتھ کیا حصہ ہے (۲ قرنتی ۶-۱۴)

۲۔ تیسری بات یہہ ہے کہ پطرس امتحان میں ڈالا گیا اور اُسنے اپنے مالک کا انکار کیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب پطرس باہر دالان میں بیٹھا تھا ایک لونڈی نے اُس پاس آکے کہا کہ تو بھی عیسیٰ جلیلی کے ساتھ تھا پر اُسنے سبکے سامنے انکار کرکے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو کیا کہتی ہے۔ پھر جب وہ اُسارے کیطرف باہر چلا ایک دوسری نے اُسے دیکھکر اُنہیں جو وہاں تھے کہا کہ یہہ بھی عیسیٰ ناصری کے ساتھ تھا۔ تب اُسنے قسم کھا پھر انکار کیا کہ میں اِس شخص کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر بعد اُنہوں نے جو وہاں کھڑے تھے پطرس پاس آکر کہا کہ بیشک تو بھی اُنمیں سے ہے کہ تیری بولی تجھے ظاہر کرتی ہے۔ تب اُسنے لعنت بھیجکر اور قسم کھاکر کہا کہ میں اُس شخص کو نہیں جانتا (متی ۲۶-۶۹ سے ۷۴) اُسوقت مسیح دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار تھا اور پطرس نے ڈر کے مارے اُسکا انکار کیا۔ وہ اِس بات پر آمادہ نہ ہوا کہ اُس کے ساتھ دُکھ اور تکلیف اُٹھاوے تاکہ مسیح کا جلال ہو بلکہ اُسوقت اُسنے اُسی بات کو بہتر سمجھا کہ میں اُسکا انکار کروں تاکہ یہہ لوگ مجھ سے راضی ہوں۔ خیال کرنا چاہئے کہ اُسوقت پطرس کیسا کمزور اور لاچار تھا کہ اُس سے سوا اُس بھاری قصور کرنیکے اور کچھ بن نہ پڑا جب تک وہ مسیح کے ساتھ رہا تب تک وہ کیسا سرگرم اور مستعد شاگرد تھا لیکن جب وہ مسیح سے الگ ہوا تب کیسا کمزور اور لاچار ہوکر اُسنے اُسکا انکار کیا۔ اسیطرح جب تک ہم مسیح کے ساتھ چلتے اور اُسکے فضل پر بھروسا رکھتے ہیں تب تک ہم ہر ایک کام کے لئے تیار اور مضبوط ہیں اور مسیح سے ہر ایک کام میں مدد پاتے ہیں۔ لیکن جسوقت ہم مسیح سے دور رہتے ہیں تو اُسوقت ہم بالکل کمزور ہیں۔ دیکھو اِس کمزوری کی حالت میں پہلی دفعہ تو پطرس نے صرف مسیح کا انکار کیا اور دوسری دفعہ اُسنے انکار کے ساتھ قسم بھی کھائی اور تیسری دفعہ اُسنے انکار کے ساتھ لعنت بھی بھیجی اور قسم بھی کھائی اگرچہ اُسنے پہلی ہی بار بڑا قصور کیا تھا جو مسیح کا انکار کیا لیکن دوسری بار اُسنے اُس سے بھی زیادہ گناہ کیا اور تیسری بار اُسنے دوسری دفعہ سے بھی زیادہ خطا کی اِس سے ہم سیکھتے ہیں کہ ایک گناہ سے دوسرا گناہ نکلتا ہے اگر ہم ایکبار دفعہ بھی اپنے اعضا گناہ کے حوالے کریں تو گویا اُنکو ناراستی کا ہتھیار بناتے ہیں۔ پس اغلب ہے کہ ہم دوسری دفعہ پہلے سے زیادہ بھاری گناہ کرینگے۔ مثلاً اگر ہم امتحان کرنے والے کی بات مانکر پہلی بار اپنے بھائی کا ایک پیسہ چرا دیں تو دوسری دفعہ ضرور ایک روپیہ لینگے اور تیسری دفعہ دس روپیہ۔ اور اِسیطرح شرابی کی کیفیت ہے کہ پہلے تو وہ تھوڑی سی شراب پیتا ہے پھر زیادہ اور آخرکار وہ شرابی ہو جاتا ہے۔ غرض اِس قیاس پر ہر ایک گناہ کو سمجھنا چاہئے کہ اگر ہم ایک بار گناہ کرینگے تو دوسری دفعہ آسانی سے کرینگے اور تیسری دفعہ زیادہ آسانی سے۔ پس اسیطرح سے ہم بار بار بیحد گناہ کرتے جائینگے۔ اِسلئے چاہئے کہ گناہ سے باز رہو تاکہ تم امتحان میں نہ پڑو +

۴۔ اب ہم پطرس کے توبہ کرنے پر غور کرینگے کہ اُسنے اِس بڑے قصور کے بعد کسطرح حلیمی کے ساتھ توبہ کی۔ اُسکا گرنا تو ہماری نصیحت کے لئے لکھا گیا ہے اور اُسکا توبہ کرنا ہماری تسلی کے لئے تاکہ ہم نااُمیدی میں نہ رہیں۔ اور اگرچہ اُسنے بڑا بھاری گناہ کیا تھا لیکن خدا نے اُسکو معاف کیا اور ایک مرغ کی بانگ کے وسیلے سے اُسکو جگایا + باقی آئندہ

مراسلات

تقیہ سر جیمس سمپسن بارونیٹ ایم ڈی کی سوانح عمری

اُنہیں ایام میں جو خط لکھے گئے تھے جنسے یہہ بات ٹپکتی ہی کہ سمپسن صاحب دعاؤنکی تاثیر و قدر اور مرتبہ بخوبی جانتے تھے - خود آپ بھی خلوت میں دعا مانگتے تھے اور بلا ناغہ اپنے خاندانمیں بھی نماز کیا کرتے تھے - اپنے دوست اور آشناؤنسے دعاؤنکی گذارش کیا کرتے تھے اور جو لوگ اُن کے لئے دعا مانگتے تھے اُنپر محبت اور پیار کرتے تھے - ایک روز کا ذکر ہی کہ کسی واعظ نے فی رسال کی - اُنہوں نے واپس کی اور لکھا کہ یہہ مناسب نہیں کہ واعظ اور اُسکے خاندان سے فی لوں - تم صرف میرے لیئے دعا مانگا کرو - تمہاری دعائیں میری محنت سے زیادہ عمدہ اور قیمتی ہیں +

ڈاکٹر سمپسن بلا ناغہ خلوت میں اور اپنے خاندان میں مقدس کتاب پڑھا کرتے تھے اور حسب معمول گرجا میں بھی جایا کرتے تھے - اِن سب باتوں کے علاوہ یہہ بات بھی ہوئی کہ روز بروز اُن کی طبیعت کی سختی کم ہوتی چلی (مبارک وہ ہیں جو دل کے غریب ہیں) اُن کے احبابوں کو بھی یقین ہوا کہ جیمس صاحب کا کمال شوق و آرزو ہی کہ خداوند عیسیٰ کے شاگرد ہوں +

۱۸۶۶ کی فروری میں جیمس صاحب کا لڑکا جسکا نام جیمی تھا پندرہ برس کی عمر میں انتقال کر گیا - جسکی نسبت اُنہوں نے یہہ لکھ رکھا ہی کہ ابھی جیمی خداوند عیسیٰ مسیح کے ساتھ ہوگا کہ نہ جدھر آنسو ہیں نہ تکلیف ہی نہ بیماری ہی جیمی مرنے سے کئی مہینے پہلے بیمار کا بن چکا تھا - شاید اُسکے سبب میرا گھر روحانی زینت سے زیب دیتا ہوگا - اُسنے اپنا دل خداوند عیسیٰ مسیح کی صلیب پر تصدق کیا تھا جس سے موت کا خوف مطلق اُسکے دلمیں نہ تھا بلکہ مرنے سے پہلے دائمی آرام گاہ میں جانے کے لئے نہایت آرزومند تھا - جیمی مرتے وقت جو کچھ بولا از انجملہ ایک فقرہ یہہ تھا کہ ہم جو کچھ کہ بولیں خداوند عیسیٰ مسیح کے لئے بولیں جسکے اُسکی عظمت اور بزرگی اور جلال ہو + جیمی کے پچھلے مختصر لفظ جیمس صاحب کے دلمیں جم گئے جس سے آپ انجیل کی بشارت دینے لگے - آخر الامر مذہبی جلسونمیں وعظ اور نماز کرنے لگے - گاہے گاہے اُنکا وعظ سُننے کے لئے تخمیناً دو ہزار آدمی جمع ہوا کرتے تھے - صرف عام جلسونمیں وعظ کرنا اور عبر ہو تو نیز اِس زندہ تقریر کو نچھیڑنا یہہ اُنکی طبیعت کے برخلاف تھا - جو لوگ ملاقات کے لئے اُن کے گھر آیا کرتے تھے اُنکے ساتھ بھی وہی چرچا کیا کرتے تھے - قطع نظر اُسکے باہی گیروں اور اپنے دیہات کے لوگونکو سلامتی کے شاہزادہ کی خوشخبری بلا شرم دیا کرتے تھے اور مطلق لحاظ نہ رکھتے تھے +

اُسی سال میں اُنکو بارونیٹ کا خطاب عطا ہوا اور اُسی سال میں آپکا ایک لڑکا جسکی چوبیس ۲۴ برس کی عمر تھی اور ڈاکٹر بھی ہو چکا تھا - عیسیٰ میرا ہی عیسیٰ میرا ہی یہہ کہتا ہوا انتقال کر گیا - ایک مہینے کے بعد اُنکی چھٹی سی لڑکی بھی انتقال کر گئیں - وہ بھی خداوند عیسیٰ مسیح کی صلیب کو بخوبی پہچانتی تھی +

۱۸۶۹ء میں فری ڈم آف دی سٹی آف ایڈنبرو کے خطاب سے ممتاز ہوئے +

۱۸۷۰ کی فروری میں آپکی طبیعت جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی مگر ایک مقدمہ کی شہادت کی نسبت لنڈن کے سفر کا اتفاق ہوا جس سے بیماری کی شدت اور زیادہ طاری ہوئی لہٰذا اُسی فروری کی ۲۵ تاریخ کو واپس گھر کی جانب مراجعت کی - بیماری سخت بلا کی تھی جس روز سے واپس آئے کبھی صحت کی صورت نہ دیکھی - روز بروز موت کے آثار بڑھتے چلے - احبابات پر خود آپکو بھی یقین ہوا تھا مگر مطلق مضطرب نہوئے اِسلئے کہ آپ نے مسیح کو اپنا پشت پناہ اور حامی قرار دے رکھا تھا +

فرد

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحران را کہ باشد نوح کشتیبان

اِس حالت میں آپنے اپنے بھانجے کو ایک خط لکھا جسمیں ایک جگہہ پر لکھتے ہیں کہ میرا کُلی اعتماد خداوند پر ہی اور اُسکے مسیح پر جس نے میری بدکاریوں کے سبب موت کے سخت صدمہ سہے اور مجھے دائمی موت کے عذاب سے چھوڑا لیا ۶ اپریل کو جسقدر کہ قیل و قال کی اُنکے بھانجے نے لکھی جسکو ہم بھی بذیل لکھتے ہیں +

جیمس صاحب - گو مجھے مسیح کے نزدیک رہنے کا کمال شوق اور ارادہ تھا مگر افسوس کہ میں پورا نہ کر سکا - اکثر میری زندگی کا حصہ فکر معیشت میں صرف ہو گیا جس سے میں بلحاظ عام بھلائی کے بھی کچھ کام نہ کر سکا - گو مجھ سے رفاہ عام کے لئے کچھ بھی نہیں ہوا تاہم میں نیکیوں پر نجات کو محدود نہیں کرتا میں بخوبی جانتا ہوں کہ جو کچھ ہی عیسیٰ ہی - بھانجا - کیا آپ عیسیٰ پر کُلی اعتقاد رکھتے ہیں - وہی ہی - المختصر ایک آہ کھینچی اور اپنے منجی کے پاس دائمی آرام گاہ میں رحلت کر گئے +

سرکار نے اُن کے خاندان کے لوگونکو اطلاع دی کہ جیمس صاحب ویسٹ منسٹر نامے مقبرہ میں مدفون ہوں اور یہہ وہ مقبرہ ہی جسمیں بادشاہ اور امیر الامرا دفن کئے جاتے ہیں

گر حسین صاحب نے دوسری جگہہ تیار کر رکھی تھی انکی تیت کے ہمراہ پچاس ہزار آدمی تھے +

ملکہ نے اُنکے خاندان کے لوگونکو تعزیت نامہ لکھا کہ امیروں غریبوں اور ہر ایک یونیورسٹی نے لکھا جسکا نتیجہ یہہ تھا کہ بلا شبہہ ہمارے ملک کے ہاتھ سے ایسے نامور عالم کا چلا جانا نہایت ہی غم اور اندوہ کا مقام ہے +

انگریزی میں جسین صاحب کی لائیف آٹھ سو صفحہ میں لکھی ہوئی موجود ہے جس سے ایک صاحب نے انتخاب کیا۔ جنسے اُسی منتخبہ کا ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین کیا +

راقم
حسام الدین حسین

از چھاونی پونہ۔ الیسٹ سٹریٹ۔

اخبارات تار برقی

برلن ۱۵ جولائی ۱۸۷۹ء۔ پرنس بسمارک لبرل پارٹی سے علیحدہ ہو کر کنسرویٹیو میں شامل ہو گئے ہیں گورنمنٹ پروشیہ کے تین لبرل ممبران نے استعفا دیدیا ہے۔ پرنس بسمارک نے جرمنی کے فیوڈل کونسل میں ایک مسودہ اس مضمون کا پیش کیا ہے کہ جرمن پارلیمنٹ کا انتخاب جلد جلد نہ ہوا کرے +

لنڈن ۱۴ جولائی ۱۸۷۹ء۔ ہوس آف لارڈ نے انکار آیرش یونیورسٹی کا مسودہ پاس کر دیا +

گلاسکو کے واسطے متوفی ممبر کے بجائے ایک لبرل امیدوار منتخب کیا گیا ہے +

لنڈن ۱۶ جولائی ۱۸۷۹ء مسٹر واکر سی ڈی سوزا صاحب والیس کنسل پرتگال مقیم کلکتہ کو نایٹ کا خطاب عطا ہوا +

مسٹر سیس صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ نہر دارین جو بحیرہ کریمین اور بحر بیفنگ کے الحاق کا باعث ہو گی اُسکا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے اُسکی لاگت کا تخمینہ ایک ملیار ڈ فرنک ہے +

لنڈن ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء۔ کل مجلس کرشل محل میں کنسرویٹیو کے ہوئی تھی اُس میں لارڈ کرین بروک صاحب نے ایک تقریر میں یہہ بیان کیا کہ جنگ افاغنہ کی پالسی ۱۸۶۸ء میں اُسوقت شروع ہوئی تھی کہ جب امیر شیر علیخان کی دوستی فراموش ہو گئی تھی۔ لارڈ صاحب موصوف نے جنگ افاغنہ کی جزوی باتیں بیان کر کے اُسکی کامیابی میں ویسرائے ہند کی شکرگذاری ظاہر کی۔ اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ امیر یعقوبخان دیانتداری کے ساتھ شرائط عہدنامہ کو پورا کریگا اور افغانوں و اقوام سرحدی کی دوستی سے ہندوستان کی حفاظت رہیگی۔ اپنی تقریر کے اختتام پر لارڈ صاحب نے اپنی کامل اُمید ظاہر کی کہ روس عہدنامہ برلن کا پابند رہیگا +

پیغام مرسلہ نامہ نگار سول ملٹری گزٹ

میجر کیوگنری صاحب بہادر سفیر انگریزی دربار کابل ۱۱ ماہ حال کو جمعہ کے دن پشاور سے روانہ ہوئے درہ کوہاٹ کے دروازہ تک مسٹر ریڈ صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اُنکے ہمراہ گئے۔ رسالہ نمبر ۳ سفیر صاحب کے جلو میں تھا قلعہ گارنٹ کے پاس کوہاٹ کے سول افسروں اور کپتان کمس صاحب اور رؤسا ضلع کوہاٹ نے استقبال کیا ۱۲ ماہ حال کو میجر صاحب کیمپ فورم میں شامل ہوئے اور ۱۷ تاریخ کو علی خیل کی طرف روانہ ہونگے +

کوہاٹ و فورم میں سفیر صاحب بہادر کی سلامی اتواپ اُتاری گئی +

قندھار ۱۵ جولائی ۱۸۷۹ء۔ رجمنٹ گورکھہ بباعث ہیضہ کے کوچ کر گئی ہے کوچ کرنے کے وقت سے ابتک کوئی واردات نہیں ہوئی بیماروں کی اوسط دس فیصدی ہے +

رنگون۔ ۱۵ جولائی ۱۸۷۹ء۔ رزیڈنسی منڈالی کسی اور عمدہ مقام پر منتقل ہو جاویگی اور رزیڈنٹ صاحب کی گارڈ میں پانسو آدمی ہو جاوینگے +

دریائے اسراوتی میں طغیانی آرہی ہے کناروں کو ابھی نقصان نہیں پہونچا میاونگ اور گامین یورگ کے مقامات پر سب سے بڑی اور اُنچی چڑھائی ہے +

موصولہ ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء

میجر کیوگنری صاحب بہادر آج پیوار سے علی خیل کو روانہ ہوئے۔ اب وہ ۱۸ تاریخ کو کارانیگا کی طرف جاوینگے ۱۹ تاریخ کو کسی خیل اور ۲۰ کو خاشی ۲۱ کو زرگنشر اور ۲۲ کو چار اباب اور ۲۳ کو چارشنبہ کے دن کابل میں ہونگے۔ امیر نے خوشدل خان کو حکم دیا ہے کہ پیادہ و سوار ان کے ایک دستہ کے ساتھ سفیر صاحب کی اردل میں رہے۔ کابل میں ہیضہ پھیل رہا ہے +

قندھار ۱۶ جولائی ۱۸۷۹ء۔ کابل سے تین آدمی ایک خط لیکر آئے ایک شہر میں چلا گیا اور باقی دونے خوف زدہ ہو کر اپنے ہتھیار اپنے چوغوں میں چھپا لئے ان کو حوالات میں دیا گیا اُس دن کسی غازی کا ڈر تھا مگر یہہ خوف بے بنیاد نکلا +

مدراس۔ ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء۔ امپا سے خبر آئی ہے کہ سمی چندر یا باغی کو شکست دیگئی۔ چندریا خود تو بھاگ گیا مگر اُسکے چھہ آدمیونکا نقصان ہوا جنمیں سے ایک قتل ہوا اور باقی قید ہوئے۔ مسٹر سلیوان صاحب سینر ممبر رونیو بورڈ شنبہ کے دن اُس طرف جانیوالے ہیں +



کلکتہ - ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء - گیارہ یا دس مجرم جو کشتی کے الزام میں سیرام پور سے پولیس کی معرفت ہوگلی کو بغرض تحقیقات بھیجے گئے تھے انہوں نے کشتی کو اُلٹ کر بھاگ جانیکا ارادہ کیا مگر چار مگر گرفتار ہوئے باقی کا پتہ نہیں شاید غرق ہوگئے ہونگے دو کنسٹبل پولیس مفقود میں ہیڈ کنسٹبل کا پتہ لگ گیا تھا - کومن برادر کے دیوالیہ کوٹھی واقعہ رنگون کے حساب سے معلوم ہوا کہ انہوں نے بہت سی رقوم تھیمبو اور ٹونگہو کے افسروں کو دی ہوئی تھیں یہہ کوٹھی کمسریٹ کے بڑے ٹھیکہ دار ان کی تھی رنگون کے محافظ کتابوں کے ملاحظہ کیوقت رقومات کی بابت اپنی حیرانی ظاہر کی +

شملہ ۱۶ جولائی ۱۸۷۹ء - قندھار سے ۱۵ جولائی کو مندرجہ ذیل خبر آئی ہے کہ گذشتہ ہفتہ شہر اور اُسکے گردنواح میں امن رہا - مالگذاری غلہ اور نقد میں فراہم ہورہی ہے ۱۱ ماہ حال کو ایک جماعت ۱۰۰ مسافروں کی ہرات سے آئی وہ کہتے ہیں کہ سڑک اور شہر میں ہر ایک طرح امن ہے قلعہ کی چھ رجمنٹوں کو کابل جانیکا حکم ملا ہے صلح کی خبر سے ہر ایک خوش ہے - ہیضہ کسی قدر زیادتی پر ہے اور پانچ چھ واردات ہر روز ہوتی ہیں مگر نواح کے گانوں میں اُسکا بہت زور ہے - ۱۰ و ۱۱ ماہ حال سے یعنے اُسوقت سے جبکہ تین گورے مرگئے فوج میں کوئی سخت واردات نہیں ہوئی ایک دن کے وقفہ سے تمام چھاونی میں اسکا زور ہوگیا ۴۸ گھنٹہ میں پچاس سے اوپر واردات ہوئیں رجمنٹ گورکھہ میں سے دس آدمی اُسکی نذر ہوئے - کل شام کو ایک دستہ گورکھہ اور سکاؤرن کیمپ کو چلا گیا آج صبح کو بہت تھوڑی واردات ہوئی ہیں - رجمنٹ بلوچ کے تین آدمیوں کو ایک ہمراہی کے مار دینے کی علت میں کل پھانسی دیگئی - سوائے ہیضہ کے فوجوں کی صحت اچھی ہے شہر میں بالکل امن ہے - ہوند کے قافلہ ہندوستان سے برابر آرہے ہیں - موسم پیشتر کی نسبت زیادہ سرد ہے شیر علیخان جدید حاکم آجکل آیا ہوا ہے +

علی خیل ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء - میجر کیوگناری صاحب معہ ایک دستہ گائڈ کے پہونچے اور کل سرحد کی طرف روانہ ہونگے +

رجمنٹ نمبر ۷۲ و ۶۷ و ۱۲ معہ گورکھہ کے ہمراہ ہونگی سرحد پر امیر صاحب کے سوار اور پیادہ استقبال کرینگے اقوام ظاہر خاموش ہیں - مانگولیوں پر جو جرمانہ ہوا تھا وہ اس وجہ سے معاف کیا گیا کہ انکا ایک آدمی اتفاقاً گارڈ کی بندوق سے مرگیا - مقام شنگاری پر کوتل کے قریب جس شخص نے ڈولی بردار پر بندوق چلائی تھی متعاقبین نے اُسے مارڈالا لاش کو لاکر جلا یا گیا خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کوئی ملا تھا +

شملہ ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء - مسٹر ہوپ نے جو مسودہ قانون پیش کیا تھا اسپر غیر معمولی طور پر بہت بحث ہوئی - پانچ بجے شام تک مباحثہ شروع رہا اور پھر سر جان سٹریچی صاحب کی تحریک پر ملتوی کیا گیا - کاکرل صاحب اور تھوکس صاحب نے بہت سی دفعات پر سخت اعتراض کئے - مسٹر انجبر تمن صاحب اور سید احمد خان نے بھی مسودہ پر بہت اعتراض کئے اور کہا کہ منتخب کمیٹی اس پر پوری غور کرے - مسٹر اسٹھاٹ صاحب نے اعتراضوں سے متفق ہوکر مطلب کی تائید کی منتخب کمیٹی مسودہ میں بہت ترمیم کرے گی - کونسل کل پھر جمع ہوگی اور مسٹر ہوپ صاحب اعتراضات کا جواب دینگے +

مدراس ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء - دو روز سے سخت بارش ہورہی ہے ریلوے کی سڑک کو نقصان پہونچا +

ڈ سیمپسن نے ڈیوک آف بکنگھیم کے برخلاف اٹھارہ ہزار روپیہ کا جو دعوی کیا ہے اسکی کارروائی فیصلہ اپیل ایس امر کے کہ آنریبل مسٹر ہوبارٹ کو بھی مدعی علیہ کیوں نہ بنایا جاوے ملتوی رہی +

کلکتہ ۱۸ جولائی - سر سٹوارٹ بیلی صاحب ۱۲ ماہ حال کو دارجلنگ میں پہونچے اور سر اشلی ایڈن صاحب سے چارج لے لیا - مسٹر منری صاحب اُنکے پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہوئے سر اشلی ایڈن صاحب آج دارجلنگ سے روانہ ہوکر اتوار کے دن کلکتہ پہونچ جاوینگے - دوسرے دن کلکتہ سے روانہ ہوکر ۲۴ ماہ حال کو شملہ پہونچینگے +

بمبئی ۱۸ جولائی - ٹائمس آف انڈیا میں مقام کوکران کا ایک خاص پیغام تار مورخہ ۱۶ جولائی بدیں مضمون مشتہر ہوا ہے کہ سردار خان نے امیر یعقوبخان کے پاس ایک سرکاری مراسلت اس امر کی اطلاع میں بھیجی ہے کہ بعض روسی دریائے آکسس عبور کرآئے ہیں میں نے انکو مدد دی ہے اور آمکہا کے مقام پر انکی رہائش کا انتظام کردیا ہے اور یہاں پر ترکستان کے امیر ونکو بلایا ہے - سردار خان وہی شخص ہے جسکی دختر سے امیر یعقوبخان کی شادی ہوئی ہے - امیر یعقوبخان نے اس قاصد کو تو محبس میں بھیجدیا اور سردار خان کو حکم لکھا کہ روسی لوگونکو فوراً سرحد سے باہر نکالدو - مگر صاحب اخبار اپنے نامہ نگار کے اعتبار پر لکھتے ہیں کہ ابھی تک اہل روس سرحد افاغنہ میں موجود ہیں - امیر نے ایوب خان کو ہرات میں لکھا ہے کہ جو ملازمان شملہ ہرات میں مقیم ہیں اور جنکے نام درج کئے جاتے ہیں انکی نگرانی بخوبی رکھکر انکو کسی قسم کی تکلیف نہ دو مگر ایسا انتظام کرو کہ انکو کوئی خبر نہ ملے - نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکستان میں دو گروہ ہیں ایک روسیوں کا مخالف اور دوسرا موافق ہے ان دونوں فرقوں میں چند دن ہوئے کہ فساد ہوا اور جانبین کے بہت سے آدمی ضایع ہوئے - ہماری موجودہ افواج عالیا حسب ذیل تقسیم ہونگی +

اسکے دو ڈویژن ہونگے اول ڈویژن کا صدر مقام ...

سرا میں پشاور اور گرما میں شاطو قرن ہوگا۔ دوسرے ڈویژن کا صدر مقام ملتان ہوگا اور لنڈی کوتل۔ قورم اور کوہٹہ میں ایک ایک بریگیڈ ہیگی۔ گھائی قورم کا صدر مقام گرجی ہوگا اور کل طاقت ۴ رجمنٹ گورہ۔ ۹ رجمنٹ دیسی پیادہ۔ دو باٹری وار ملٹری اور ۴ رجمنٹ سواران کی ہوگی۔ جنرل رابرٹس صاحب ملکی وجنگی حکم کرینگے۔ ہیضہ بہت پھیلتا جاتا ہی کل تک ۱۱۷ واردات ہوچکی ہیں جنمیں سے ۸۱ مہلک ہوئیں۔ اُن میں ۷ واردات گورہ بھی ہیں جن سے ۳ مہلک ہوئیں دیسی پلٹنیں یہہ معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ گورنمنٹ کے حکم کے مطابق بھتہ کیوں نہیں ملتا۔ قندھار کی مالگذاری جو ۱۹ لاکھ روپیہ کی ہی زائم ہوگئی ہی جسوقت سے ہماری افواج نے تکنی پل پر فوج کو شکست دی ہی قندھار کی مالگذاری کم ہوگئی ہی +

لنڈن۔ ۱۷ جولائی۔ لارڈ ہارٹنگٹن صاحبنے اِس امر کی اطلاع دی ہی کہ کوئی مسودہ انتظام افواج دربار کے نزدیک مفید متصور نہیں ہوسکتا جسمیں کہ موجب الزامونپر بدنی سزا کا دینا ہمیشہ کے واسطے نہ مقرر کیا جائے +

لنڈن۔ ۱۰ جولائی۔ کیپ ٹون کی خبر آمدہ یکم جولائی سے معلوم ہوا کہ شی وایو کی طرف سے ایک سفیر تجاویز صلح اور ایک بڑا ہاتھی دانت بطور اطاعت لایا ہی شی وایو کہتا ہی کہ سرکاری افواج آگے کی طرف نہ بڑھیں اور جواب دیا گیا ہی کہ جبتک تمام ابتدائی شرائط صلح کو منظور نہ کرو تب تک افواج بڑھتی جاوینگی سر گارنٹ ولزلی صاحب ڈرن فورڈ میں آگئے ہیں۔ کل رات ہوس آف کامنز میں سر شیفورڈ نارتھ کوٹ نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ گورنمنٹ نے پارلیمنٹ میں یہہ امر پیش کرنے کی تجویز کی ہی کہ افغانستان کے معاملہ میں ہندوستانی اور انگریزی افواج کی بہادری کا شکریہ ادا کرنیکے واسطے ووٹ لئے جاویں ہوس آف کامنز نے لارڈ ہارٹنگٹن صاحب کی تحریک دربارہ مسودہ انتظام افواج کو ۹۰۰ رائے کی اتفاق ۱۰۳ کے اختلاف سے نامنظور کیا +

شملہ۔ ۱۷ جولائی۔ آجکی مجلس قانونی میں مسٹر طامسن صاحب نے برٹش برہما کے دیہاتی پولیس اور محصولات ضلع کے قوانین کی ترمیم کا مسودہ پیش کرنیکی اجازت حاصل کی مسٹر ہوپ صاحبنے دکھن کے بعض اضلاع کے کاشتکاروں کی امداد کا ایک مسودہ پیش کیا جسپر دو گھنٹہ بحث ہوتی رہی وہ طریقہ بحث جو آنریبل سید احمد خانصاحب بہادر۔ ایف آر کاکرنی صاحب آر ای اجرٹن صاحب۔ سر آرتھیفاٹ صاحب اور مسٹر واٹیلی شوکس صاحب نے اختیار کیا۔ بوجہہ قلت فرصت کل ۱۲ بجے تک ملتوی کیا گیا اور دیگر ضروری امور کونسل میں پیش ہوئے +

مسٹر شوکس صاحب نے ایکٹ ۱۸۷۰ء دربارہ حدود اختیارات خارجیہ کی ترمیم کا اور مقامی تعمیرات سرکاری کے قرضہ کے ایکٹ ۱۸۷۱ء کی ترمیم کا مسودہ پیش کرنیکی اجازت حاصل کی قواعد کونسل اُسکے بعد ملتوی ہوئے اور مسودہ منظور ہوا۔ عدالتہائے دیوانی اودہ اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مضمون پر منتخب کمیٹی کی رپوٹ پیش ہوئی +

شملہ۔ ۱۸ جولائی۔ میجر سنٹ جان آر ای جو فی الحال قندھار میں ہیں کاپٹین پراسترآباد میں کونسل جنرل تقرر ہوئے +

شملہ۔ ۱۸ جولائی۔ کاشتکاران دکھن کا مسودہ واج منتخب کمیٹی کو دیا گیا۔ آنریبل مسٹر طامسن صاحبنے اِس معاملہ کی بابت عام طور پر کچھ گفتگو کی +

سر جان سٹریچی صاحبنے اُنکی خوب تائید کی۔ مسٹر ہوپ صاحبنے کل کے اعتراضات کے جواب بڑی لیاقت سے دئے +

صاحب ویسرائے ہند نے ایک ضروری تقریر میں مسودہ کی تائید کی بحضر منتخب کمیٹی کو دیا گیا اور کونسل ایک ہفتہ پر ملتوی کی گئی +

شملہ۔ ۲۰ جولائی۔ بحرین سے خبر آئی ہی کہ بنی ہجر نا بادہ زیدین محمد نے ایک کشتی پر جو موتیوں کی کان سے متعلق ہی حملہ کیا۔ اور انہوں نے ایک آدمی کو قتل کیا اور ۳ کو زخمی۔ اور کشتی کو لوٹ لیا۔ بصرہ کے پاشانے مقام نجد کے حاکموں اور بحری فوج کے افسر کو حکم دیا ہی کہ اُن ڈاکوؤں کو گرفتار کرلو +

علی خیل سے خبر آئی ہی کہ ۱۰ جولائی کو وہ باغی فوج نے افغانی سردار کا جو میجر گیو گنری کے پاس آئے تھے استقبال کیا۔ خوشدل خان اور بادشاہ خان انگریزی کمپ میں جو مقام قورم خیل میں ہی ایک رسالہ اور چند سپاہیوں کے ساتھ کابل میں پہونچ گئے ہیں جسوقت میجر گیو گنری صاحب کابل کیطرف روانہ ہوئے تھے تو ہماری توپخانہ کی باڑی نے پندرہ ضرب توپ سے

اِشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ ٹینکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلان کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت اُسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کیگئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریونکے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا